مولانا محمد حنیف جالندھری سمیت ملک بھر سے سرکردہ علماء کرام جن میں اسلام آباد سے مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، پنجاب سے مولانا قاضی عبدالرشید (ناظم وفاق پنجاب)، مولانا فضل الرحیم، مولانا ارشاد احمد، مولانا مفتی محمد طیب، مولانا مفتی محمد طاہر مسعود، مولانا ظفر احمد قاسم، سندھ سے مولانا امداداللہ (ناظم وفاق سندھ)، مولانا ڈاکٹر محمد عادل خان، مولانا مفتی محمد نعیم، مولانا قاری عبدالرشید، مولانا مفتی محمد خالد، خیبر پختونخوا سے مولانا حسین احمد (ناظم وفاق خیبر پختونخوا)، مولانا محمد قاسم، مولانا محمد انور، مولانا اصلاح الدین حقانی، مولانا ضیاء اللہ اخونزادہ، مولانا قاری محب اللہ، مولانا عبدالقدوس، بلوچستان سے مولانا مفتی صلاح الدین (ناظم وفاق بلوچستان)، مولانا مفتی مطیع اللہ، مولانا عبدالسنان، مولانا فیض محمد؛ آزاد کشمیر سے مولانا سعید یوسف؛ گلگت بلتستان سے مولانا قاضی نثار احمد نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں اہم فیصلے کیے گئے۔

وفاق المدارس العربیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد حنیف جالندھری نے مجلس عاملہ کے اجلاس کے فیصلوں کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ وفاق المدارس کی مجلس عاملہ نے پنجاب حکومت کے چیریٹی بل کو دینی مدارس کی حریت و آزادی پر قدغن اور دینی تعلیم کے حصول کے بنیادی حق سے محروم قرار دینے کی کوشش قرار دے کر یکسر مسترد کر دیا اور کہا کہ یہ بل مدارس کو کنٹرول کرنے اور دینی تعلیم کا راستہ روکنے کی کوشش ہے جسے کسی صورت قبول نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ دینی مدارس کے کردار و خدمات کو اجاگر کرنے اور مدارس بارے مسلسل منفی اور بے بنیاد پروپیگنڈے کے توڑ اور مدارس سے روا رکھے جانے والے امتیازی سلوک کے حوالے سے عوام الناس کو آگاہی دینے کے لیے ملک گیر مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس مہم کے تحت ملک بھر میں وفاقی، صوبائی، ڈویژنز اور اضلاع کی سطح پر کنونشنز کا انعقاد کیا جائے گا جن میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد شرکت کریں گے۔

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس نے بتایا کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ وفاق المدارس کو علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی طرح اگیزامنر یونیورسٹی یا فیڈرل بورڈ کی طرح خود مختار تعلیمی و امتحانی بورڈ کا درجہ دیا جائے؛ نیز اس بات کی ضرورت پر زور دیا گیا کہ وفاق المدارس ایک مرکزی اور وفاقی ادارہ ہے جس کے ساتھ جملہ معاملات کو صوبوں کی بجائے مرکز اور وفاق کی سطح پر طے کیا جائے۔ اس موقع پر یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ دینی مدارس چونکہ تعلیمی ادارے ہیں اس لیے ان کی رجسٹریشن اور دیگر امور وزارت تعلیم کے سپرد کیے جائیں۔ مولانا محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کے اجلاس کے دوران عید قربان کے موقع پر قربانی کی کھالیں جمع کرنے پر پابندی، این او سی کی ناروا شرط اور کھالیں جمع کرنے کی پاداش میں گرفتاریوں، سزاؤں اور جرمانے کی اطلاعات پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس حوالے سے

وفاق المدارس عدالت سے رجوع کرے گا-وفاق المدارس کی مجلس عاملہ نے حکومت کی طرف سے یکساں نصاب ونظام تعلیم رائج کرنے کے اعلان کا اصولی خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہمارا دیرینہ مطالبہ تھا اس پر پہلے مرحلے میں ملک بھر میں میٹرک کی سطح تک یکساں نصاب ونظام رائج کیا جائے جس میں دینی اور ملی تقاضوں کو پیش نظر رکھا جائے-وفاق المدارس نے مطالبہ کیا کہ تعلیمی اصلاحات کے لئے تشکیل دی جانے والی ٹاسک فورس میں علماء کرام اور دینی مدارس کو مزید نمائندگی دی جائے-

مولانا محمد حنیف جالندھری کا کہنا تھا کہ وفاق المدارس نے اس بات پر زور دیا کہ گزشتہ حکومت کے دور میں چھٹی جماعت (6th) تک ناظرہ اور بارہویں جماعت تک ترجمہ قرآن کریم کی تعلیم کو لازمی قرار دینے کے لیے قومی اسمبلی، سینٹ اور پنجاب اسمبلی سے جو قانون سازی ہوئی اسے اپنے منطقی انجام تک پہنچایا جائے اور تا حال جن اسمبلیوں سے قرآنی تعلیم کے حوالے سے بل منظور نہیں ہوئے ان سے بل منظور کروانے کے ساتھ ساتھ اس فیصلے پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے-اجلاس کے شرکاء نے دینی مدارس کی حریت وآزادی کو ہر قیمت پر برقرار رکھنے کے دیرینہ عزم کی تجدید کی- وفاق المدارس کی مجلس عاملہ نے مطالبہ کیا کہ کوائف طلبی کے نام پر مدارس کو ہراساں کرنے کا سلسلہ فی الفور بند کیا جائے-وفاق المدارس کی مرکزی قیادت نے حکومت کو خبردار کیا کہ وہ مدارس کے نمائندہ وفاقوں کو اعتماد میں لیے بغیر مدارس بارے یک طرفہ طور پر کوئی بھی فیصلہ کرنے سے باز رہے-مولانا محمد حنیف جالندھری نے بتایا کہ وفاق کی مجلس عاملہ کے اجلاس کے دوران عربی زبان کے خلاف اٹھائے جانے والے مختلف اقدامات پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ عربی زبان کی تعلیم کو لازمی قرار دیا جائے؛ خاص طور پر سپریم کورٹ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرے؛ کیونکہ عربی زبان ہمارے دین، قرآن کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ہے اور عرب دنیا سے رابطے اور علمی ذخیرہ سے استفادے کا ذریعہ ہے-اجلاس کے دوران اردو زبان کو صحیح معنوں میں قومی زبان کا درجہ دینے اور اسے ذریعہ تعلیم بنانے کا بھی مطالبہ کیا گیا-

وفاق المدارس نے حکومت سے مذاکرات کے لیے گیارہ رکنی کمیٹی کا اعلان کر دیا

دارالعلوم کراچی میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مرکزی مجلس عاملہ کے دو روزہ اہم اجلاس میں حکومت سے مذاکرات کے لیے گیارہ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی جبکہ ملک کے نظام ونصاب تعلیم کی مانیٹرنگ کے لیے بھی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی مذاکراتی کمیٹی صدر وفاق ونائب صدور، ناظم اعلی وفاق سمیت حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، مولانا فضل الرحیم، مفتی صلاح الدین، مولانا سعید یوسف، مولانا ڈاکٹر عادل خان، مولانا فیض محمد اور مفتی محمد نعیم پر مشتمل ہوگی؛ جبکہ وطن عزیز کے عمومی نظام تعلیم کو آئین پاکستان کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے، نصاب میں اسلامی علوم

شامل کروانے کی جدوجہد کی جائے گی؛ نیز تعلیمی اداروں کو بیرونی ایجنڈے پر کام کرنے والی این جی اوز کے سپرد کرنے سمیت دیگر امور کی نگرانی کے لیے ایک مانیٹرنگ کمیٹی بھی تشکیل دی گئی جس میں مولانا ڈاکٹر عادل خان، مولانا امداداللہ یوسف زئی، مولانا حسین احمد، مولانا قاضی عبدالرشید، مولانا ڈاکٹر سعید اسکندر اور مولانا سعید یوسف شامل ہوں گے۔

پوزیشن ہولڈر طلبہ وطالبات کے اعزاز میں آزاد کشمیر، گلگت بلتستان اور چاروں صوبوں سمیت اسلام آباد میں تقریبات منعقد ہوں گی۔

ناظم اعلیٰ وفاق مولانا محمد حنیف جالندھری نے پریس کانفرنس کے دوران اعلان کیا کہ وفاق المدارس کی مجلس عاملہ نے حسب سابق سالانہ امتحانات میں ملکی وصوبائی پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کو نشان اعزاز ونقد انعامات کے لئے چاروں صوبوں، آزاد کشمیر اور اسلام آباد میں کنونشن منعقد کرنے کا فیصلہ بھی کیا جس کی حتمی تاریخوں کا اعلان جلد کر دیا جائے گا۔

مولانا حسین احمد ناظم وفاق (کے پی کے) کی والدہ محترمہ کا سانحہ ارتحال

ناظم وفاق المدارس خیبر پختونخوا و ناظم تعلیمات جامعہ عثمانیہ پشاور حضرت مولانا حسین احمد صاحب کی والدہ محترمہ 30 اگست 2018ء کو بیاسی (82) سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئیں۔ ان کی نماز جنازہ آبائی علاقہ دلبوڑی ضلع مانسہرہ میں مولانا حسین احمد صاحب نے پڑھائی۔ ملک کے طول وعرض سے کثیر تعداد میں علماء کرام، سیاسی زعماء، صحافی حضرات، وکلاء اور مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد نے نمازہ جنازہ میں شرکت کی اور بنفس نفیس تعزیت کے لیے تشریف لائے، اور ٹیلی فون پر بھی مولانا حسین احمد سے اظہارِ تعزیت کیا۔ جن کے اسماء گرامی ذیل ہیں:

مولانا مفتی غلام الرحمٰن وشیوخ واساتذہ جامعہ عثمانیہ پشاور، قائد جمعیۃ مولانا فضل الرحمٰن، مولانا انوار الحق نائب صدر وفاق المدارس، مولانا ڈاکٹر محمد عادل خان جامعہ فاروقیہ کراچی، مولانا عبدالحلیم دیر بابا، مولانا گل نصیب خان امیر جے یو آئی وایم ایم اے خیبر پختونخوا، مولانا مفتی کفایت اللہ سنیئر نائب امیر جے یو آئی خیبر پختونخوا، مولانا قاری محمد یوسف ایم این اے، مولانا ہدایت اللہ شاہ سابق سنیٹر، مولانا مفتی عبیداللہ سابق ناظم ضلع ہنگو، مولانا امان اللہ حقانی سابق صوبائی وزیر، مولانا عصمت اللہ سابق صوبائی وزیر، مولانا فضل غفور سابق ایم پی اے، مولانا ہدایت الرحمٰن ایم پی اے چترال۔ وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کے ارکان مولانا ضیاء اللہ اخونزادہ، مولانا قاری محب اللہ، مولانا عبدالقدوس، وفاق کے مسؤلین مولانا حبیب الرحمٰن ایبٹ آباد، مولانا فیوض الرحمٰن ہری پور، مولانا قاری مشتاق احمد

شانگلہ، مولانا محمد فہیم سوات، مولانا شمس الامین دیر، مولانا ذاکر اللہ باجوڑ، مولانا محمد زاہد ہنگو، مولانا عبدالوہاب پشاور ، مولانا مفتی مطہر شاہ (بنین) مردان، مولانا محمد علی (بنات) مردان، مولانا عبدالحکیم بونیر، مولانا مفتی محمد نصیر صوابی، مولانا مفتی عبدالباسط چارسدہ کے علاوہ بہت بڑی تعداد میں مہتممین واساتذہ مدارس اور فضلائے جامعہ، صحافی حضرات اور وکلاء نے تعزیت کی۔

صدرِ وفاق حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرازق سکندر دامت برکاتہم، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس مولانا قاری محمد حنیف جالندھری (مکہ مکرمہ سے)۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام (س) پاکستان ۔حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور، مولانا قاضی محمود الحسن اشرف، مہتمم مدرسہ دارالعلوم الاسلامیہ مظفر آباد۔ ناظم مرکزی دفتر وفاق مولانا عبدالمجید اور دیگر بہت سے حضرات نے ٹیلیفون پر تعزیت فرمائی۔

ملک بھر کے بہت سے مدارسِ بنین وبنات میں ایصال ثواب، حرمین میں دعاؤں طواف اور عمرے کا اہتمام ہوا۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تمام ذمہ داران، کارکنان اور عملہ ان کی مغفرت وبلندی درجات کے لیے دعا گو ہیں اور ان کے پسماندگان ومتعلقین کے دکھ اور غم میں برابر کے شریک ہیں۔

(مفتی سراج الحسن میڈیا انچارج وفاق المدارس خیبر پختونخوا)

بقیہ اتحاد تنظیمات مدارس

(6) کوائف طلبی کے نام پر مدارس کو جو تنگ کیا جا رہا ہے اور طرح طرح کے نئے نئے فارم پر کرنے کا کہا جا رہا ہے، اس سلسلہ کو فی الفور روکا جائے اور مدارس کے ڈیٹا کے سلسلہ میں اتحاد تنظیمات مدارس سے مشورہ کر کے ایک متفقہ سروے فارم اور اس کا طریقہ کار طے کیا جائے۔

(7) مدارس کے خلاف مبہم انداز میں الزام نہ لگائے جائیں "یہ کہنا کہ اکثر مدارس ٹھیک کام کر رہے ہیں اور 10 فیصد غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہیں" اس طرح کا الزام تمام مدارس کو مشکوک بنا دیتا ہے۔ اگر حکومت کے پاس کوئی ثبوت ہے تو ان مدارس کی نشاندہی کی جائے اور ایسے مدارس کو نامزد کیا جائے اور اگر کوئی ٹھوس ثبوت ہوں تو اتحاد تنظیمات مدارس کی قیادت کو اعتماد میں لے کر کارروائی کی جائے۔

(8) گزشتہ حکومت سے مذاکرات میں جن امور پر جہاں تک اتفاق ہو چکا تھا، ان کی تکمیل اور ان پر عملدرآمد کے لئے وہیں سے آگے مذاکرات کا آغاز کیا جائے۔ طے شدہ امور کو متنازعہ بھی نہ بنایا جائے اور نہ ہی از سرنو زیر بحث لایا جائے۔

چنانچہ ان تمام حالات کے تناظر میں ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت پاکستان کو فرقہ واریت اور فرقہ وارانہ دہشت گردی کے خاتمے کے لیے سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سیاسی، عصبی اور مذہبی فرقہ واریت کے اسباب ووجوہ کا بغور جائزہ لے کر ان کے سدباب کے لیے ٹھوس اقدامات کرنے چاہئیں۔

اِتحادتنظیمات مدارس کے وفد کی وزیراعظم سے ملاقات

حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری نے 15 نکات پر مشتمل محضرنامہ پیش کردیا

مولانا عبدالقدوس محمدی

اتحادتنظیمات مدارس کے 8 رکنی وفد نے 3/اکتوبر کووزیراعظم پاکستان سے ملاقات کی،جس میں دینی مدارس بارے جملہ امور پر تبادلہ خیال ہوا،حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری نے 15 نکات پر مشتمل محضرنامہ وزیراعظم کو پیش کیا،جبکہ وزیراعظم کی طرف سے دینی مدارس کی خدمات اور 35 لاکھ بچوں کی تعلیم وکفالت پر زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا گیا،انہوں نے دینی مدارس بارے اتحادتنظیمات مدارس کی قیادت کواعتماد میں لیے بغیر کوئی بھی فیصلہ نہ کرنے کی یقین دہانی کرائی،مدارس کے بچوں سے روارکھی جانے والی ناانصافی اور امتیازی سلوک کے ازالے کے عزم کا بھی اظہار کیا،وفاقی وزیرتعلیم کی سربراہی میں مدارس کے معاملات پر مذاکرات اورکام کرنے کے لیے کمیٹی تشکیل دی گئی،اوردینی معاملات پرحکومت کی طرف سے وفاقی وزیرمذہبی امور کے علاوہ کسی کوآئندہ بیان جاری نہ کرنے کی بھی ہدایت کی گئی۔

تفصیلات کے مطابق پاکستان کے پانچوں مکاتب فکر کے دینی مدارس کے نمائندہ بورڈز کے اتحاد،اتحاد تنظیمات مدارس کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے وزیراعظم پاکستان عمران خان سے ملاقات کی۔وفد میں مولانا مفتی منیب الرحمٰن،مولانا محمد حنیف جالندھری،مولانا انوارالحق،مولانا عبدالمالک،مولانا ڈاکٹر یاسین ظفر،مولانا قاضی نیاز حسین نقوی اورمولانا ڈاکٹرعطاالرحمٰن شامل تھے؛جبکہ حکومت کی جانب سے وفاقی وزیرتعلیم شفقت محمود،وفاقی وزیر مذہبی امورمولانا نورالحق قادری،وزیرمملکت برائے داخلہ شہریارآفریدی اورسیکرٹری وزارت مذہبی اموربھی موجود تھے۔اس موقع پروزیراعظم نے گہری دلچسپی سے دینی مدارس کے مسائل سنے اوران کے حل کے لیے ہرممکن کوشش کی یقین دہانی کروائی۔انہوں نے وفاقی وزیرتعلیم کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی جووفاقی وزیرمذہبی امورمولانا نور الحق قادری کی معاونت سے دینی مدارس کے حوالے سے جملہ حل طلب امور پر کام کرے گی۔وزیراعظم نے دینی مدارس کی خدمات اور 35 لاکھ بچوں کی کفالت اورتعلیم کی ذمہ داری نبھانے پراتحادتنظیمات مدارس کے قائدین کو

زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا اور اپنے اس دیرینہ عزم کا اعادہ کیا کہ وہ دینی مدارس کے ساتھ روا رکھے جانے والے امتیازی سلوک اور ماضی میں ہونے والی ناانصافی کی تلافی کریں گے۔

اجلاس کے دوران اتحاد تنظیمات مدارس کے جنرل سیکرٹری مولانا مفتی منیب الرحمٰن نے سابقہ حکومتوں سے ہونے والے مذاکرات اور معاہدوں پر روشنی ڈالی اور ابتداء اصولی گفتگو کی اور دینی مدارس کے ساتھ معاملات کو درست سمت پر بہتر انداز سے آگے بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا، بعدازاں ترجمان اتحاد تنظیمات مدارس اور جنرل سیکرٹری وفاق المدارس العربیہ پاکستان مولانا محمد حنیف جالندھری نے دینی مدارس، مذہبی معاملات اور تعلیمی اصلاحات پر تفصیلی، جامع اور مدلل گفتگو کی۔انہوں نے جن امور کی نشان دہی کی اور جو مطالبات سامنے رکھے حسب ذیل تھے:

☆......دینی مدارس کے نمائندہ وفاق، وفاقی سطح پر پورے ملک، آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان سمیت جملہ امور کا اہتمام کرتے ہیں اس لیے دینی مدارس کے معاملات کو صوبوں کے حوالے نہ کیا جائے بلکہ وفاقی اور مرکزی سطح پر مدارس کے معاملات کو دیکھا جائے۔

☆......مدارس تعلیمی ادارے ہیں اس لیے ان کے معاملات وزارت تعلیم کے سپرد کیے جائیں۔

☆......مدارس کی رجسٹریشن پر عائد پابندی ختم کی جائے اور ملک بھر میں مختلف نظام کے تحت رجسٹریشن کرنے کی بجائے یکساں طریقہ کار اور ضابطہ کے مطابق مدارس کی وزارت تعلیم کے ساتھ رجسٹریشن کو آسان بنایا جائے۔

☆......آئے روز کوائف طلبی کے نام پر مداس کو ہراساں کرنے اور مختلف اداروں کے الگ الگ ڈیٹا فارمز سے دینی مدارس کو نجات دلائی جائے اور ون ونڈو آپریشن کے ذریعے سال میں ایک دفعہ کوائف جمع کیے جائیں۔

☆......یکساں نصاب و نظام تعلیم پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے اور پہلے مرحلے میں میٹرک تک نہ صرف مدارس اور اسکولوں کا نصاب ایک کیا جائے بلکہ طبقاتی تفریق ختم کر کے ملک بھر میں یکساں نظام تعلیم رائج کیا جائے اور اس سلسلے میں جو ٹاسک فورس تشکیل دی گئی ہے اس میں علما کو مزید نمائندگی دی جائے۔

☆......دنیا بھر کے بچے پاکستانی مدارس میں تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں، یہ پاکستان کے لیے اعزاز ہے اور ایسے بچے پاکستان کے سفیر ہوتے ہیں اس لیے غیر ملکی طلبہ کے ویزوں پر پابندی ختم کر کے ان کے لیے تعلیم کے دروازے کھولے جائیں۔

☆......بے گناہ اور دینی خدمات میں مصروف عمل علما کرام کے نام فورتھ شیڈول میں ڈال کر ان سے ظالمانہ سلوک ختم کیا جائے۔

☆......دینی مدارس کے قربانی کی کھالیں جمع کرنے پر پابندی اور کھالیں جمع کرنے والوں پر مقدمات، سزاوں اور جرمانے کا سلسلہ ختم کیا جائے، سزائیں ختم اور مقدمات واپس لیے جائیں۔

☆......بینکوں کی طرف سے مدارس کے اکاونٹ کھولنے پر غیر اعلانیہ پابندی ہٹائی جائے۔

ناظم اعلیٰ وفاق مولانا محمد حنیف جالندھری نے وزیر اعظم کو باور کروایا کہ کیسے فروغ تعلیم اور دینی خدمات کے لیے کوشاں افراد اور اداروں کو پریشان کیا جاتا ہے۔

مولانا محمد حنیف جالندھری نے وزیر اعظم سے مطالبہ کیا کہ:

☆......عربی زبان کی تعلیم کے راستے میں رکاوٹیں ڈالنے کی کوششوں کا فوری نوٹس لیں۔

☆......اردو کو صحیح معنوں میں قومی زبان قرار دلوائیں۔

☆......ناظرہ قرآن کریم اور ترجمہ قرآن کریم کی مرحلہ وار تعلیم کے قانون پر عملدرآمد کو یقینی بنائیں۔

☆......وزیر اعظم اگر دینی مدارس کے لیے کچھ کرنا چاہتے ہیں تو پہلے مرحلے میں مساجد و مدارس کو بجلی اور گیس کے بلوں سے مستثنیٰ قرار دیں اور مدارس کی اسناد کی حیثیت کو صحیح معنوں میں تسلیم کروائیں۔

اس موقع پر مولانا محمد حنیف جالندھری نے جمعہ کی چھٹی بحال کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔

مولانا محمد حنیف جالندھری نے وزیر اعظم کی توجہ ایک اہم معاملے کی طرف مبذول کروائی کہ وہ اپنے وزرا کو دینی اور مذہبی معاملات میں غیر محتاط گفتگو سے باز رکھیں، جس پر وزیر اعظم نے کہا کہ آئندہ صرف مولانا نورالحق قادری ہی دینی معاملات پر کوئی بھی بیان دیں گے، ان کے علاوہ کوئی اور وزیر دینی معاملات میں اظہار خیال کے مجاز نہیں ہوں گے۔ مولانا محمد حنیف جالندھری نے وزیر اعظم سے ملاقات کے بعد اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ملاقات تو اگرچہ خوشگوار ماحول میں ہوئی ہے۔ ہم نے اپنا مقدمہ بھرپور انداز سے پیش کیا اور وزیر اعظم نے ہمارے جملہ مسائل کو حل کرنے کی یقین دہانی کروائی بلکہ انہوں نے تو یہاں تک کہا کہ یہ ملاقات پہلے کی طرح نہیں ہوگی بلکہ آپ تبدیلی خود محسوس کریں گے، اس لیے ہمیں اس تبدیلی اور عملدرآمد کا انتظار ہے اور یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا کہ وزیر اعظم اس حوالے سے کیا اقدامات اٹھاتے ہیں اور ان کے نیک ارادوں جن کا انہوں نے اظہار کیا ان پر کس حد تک عملدرآمد ہوتا ہے؟

☆☆☆

تبصرہ کتب

☆......تبصرے کے لیے دو کتابیں بھیجنا ضروری ہے۔
☆......کتابیں مرکزی دفتر کے پتے پر ارسال کیجیے۔

''ایمان کے تقاضے'' (درس شعب الایمان)

شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم۔صفحات: 264۔ قیمت: لکھی نہیں۔ ملنے کا پتا: مکتبۃ الایمان کراچی۔ فون: 0332-3552382

حضرت اقدس حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ کی کسی کتاب پر تبصرہ کرنا بندہ کے خیال میں سوءِ ادب ہے۔ہاں تعارف پیش خدمت ہے۔''ایمان کے تقاضے'' حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم کے امام بیہقی رحمہ اللہ کی کتاب ''شعب الایمان'' کے حوالے سے کیے گئے مواعظ کا مجموعہ ہے۔زیر نظر کتاب اس سلسلے کی پہلی جلد ہے اوراس میں دس وعظ شامل ہیں۔جن کے عنوانات حسب ذیل ہیں:

۱۔ ذکر اللہ گناہ سے بچاتا ہے۔۲۔ ذکر میں شیطانی مکر وفریب۔۳۔ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا راستہ۔۴۔ دل سے زنگ ہٹانے کا طریقہ۔۵۔ ذکر اللہ میں رکاوٹیں۔۶۔ چند الوداعی نصیحتیں۔۷۔عرش کے سائے تلے۔۸۔ ہر وقت کرنے کا عمل۔۹۔ غافلوں میں ذکر کی اہمیت۔۱۰۔سوئم کلمہ کی تشریح۔حضرت والا کے مواعظ آسان اور عام فہم اسلوب میں ہوتے ہیں۔سننے والے کی سماعت سے گزر کر سیدھے دل میں ترازو ہوجاتے ہیں۔ان مواعظ سے علماء اور عامی دونوں ہی فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔

''تربیتی بیانات''

شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم۔صفحات: 24۔طباعت: عمدہ۔ ملنے کا پتا: مکتبۃ الایمان کراچی۔فون: 0321-2466024

یہ بھی حضرت شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم کے بیانات کا دلپذیر مجموعہ ہے۔اس مجموعے میں بارہ بیانات شامل ہیں۔جن کے عنوانات حسب ذیل ہیں: ۱۔تقویٰ کی حقیقت۔۲۔خشوع کی اہمیت۔۳۔خشوع پیدا کرنے کے طریقے۔۴۔غیر اختیاری خیالات خشوع کے منافی نہیں۔۵۔گناہ کو گناہ سمجھیں۔۶۔ہمارے چند سنگین

گناہ۔۷۔گناہوں سے بچنے کی توفیق مانگو۔۸۔تلافی توبہ کا حصہ ہے۔۹۔مالی حقوق کی چند کوتاہیاں۔۱۰۔رمضان کیا سبق دیتا ہے۔۱۱۔نیت شروع میں درست کرو۔۱۲۔اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی نیت۔...... بلاشبہ حضرت والا کے بیانات میں بعض باتیں ایسی باتوں کی طرف نشان دِہی ہوتی ہے جن کی اہمیت اور ضرورت کا احساس عام طور پر نہیں پایا جاتا؛ اُن کی طرف دھیان بھی نہیں جاتا کہ زندگی کے اس پہلو میں کوتاہی ہو رہی ہے؛ اور یہاں اصلاح عمل کی ضرورت ہے۔اس لیے ان مواعظ کی اہمیت وضرورت دوچند ہو جاتی ہے۔

''سنن وآداب''

مولف: مولانا ابوبکر بن مصطفیٰ پٹنی (ڈابھیل، انڈیا) صفحات: 480۔طباعت: مناسب۔ ملنے کا پتا: مکتبۃ الایمان کراچی۔فون 0321-2466024

سونا، جاگنا، کھانا پینا، سفر وحضر، گھر میں آمد ورفت، دوستوں اور ہمسایوں ملنے، ملاقات کرنے وغیرہ جیسے امور؛ ہماری روزانہ کی ضرورتیں ہوں یا عبادات کا معاملہ ہو؛ ان تمام امور میں ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم پر اتباعِ نبوی واجب ہے، دیکھنا چاہیے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس عمل میں کیا طریقہ اختیار فرمایا؟!...... یہ کتاب اسی جذبے سے ترتیب دی گئی ہے۔اس کتاب کو دیکھ کر اپنے روزمرہ معمولات کو سنت کے مطابق ڈھالا جاسکتا ہے۔''سنن وآداب'' میں دس ابواب ہیں جن کے عنوانات یہ ہیں:۱۔دربار توحید و رسالت کے حقوق و آداب۔۲۔معمولاتِ یومیہ۔۳۔عبادات۔۴۔معاشرت۔۵۔معاملات۔۶۔سیاسیات۔۷۔علمیات۔۸۔تبلیغات۔۹۔سلوکیات۔۱۰۔متفرقات۔

الدین کلمہ ادب کے مصداق مومن کا تو ہر فعل قرآن وسنت اور ادب کے سانچوں میں ڈھلا ہونا چاہیے۔ امید ہے اہل ذوق اس کتاب سے ضرور اعتناء برتیں گے۔

''تفہیم النحو اردو شرح ہدایۃ النحو''

مولف: مولانا شمشاد احمد مدظلہ۔صفحات: 298۔ قیمت: لکھی نہیں۔طباعت: مناسب۔ ملنے کا پتا: مکتبہ عمر بن الخطاب شاہ رکن عالم کالونی ملتان۔فون: 061-6775251

حضرت مولانا شمشاد احمد صاحب مدظلہم جامعہ خیر المدارس ملتان کے نیک نام جید استاذ ہیں۔آپ نے اپنی تدریس کا آغاز صرف ونحو کی ابتدائی کتب سے کیا اور اب درجۂ علیا کی کتابوں کے استاذ ہیں۔صرف ونحو سے خاص شغف ہے۔زیر نظر اردو شرح آپ کے برس ہا برس تدریسی تجربات کا نچوڑ ہے۔

اب ہمیں ''ہدایۃ النحو'' کا تعارف کرانے کی تو ضرورت نہیں، ہمارے مدارس میں علم النحو کے بعد ہدایۃ النحو پڑھائی جاتی ہے۔ چوں کہ عربی میں ہے اس لیے سہولت پسند طلبہ چاہتے ہیں کہ انہیں اس کا آسان ترجمہ اور عام فہم تشریح میسر آجائے۔ ہم نے جس زمانے میں شرح جامی پڑھی تو ہدایۃ النحو جیسی معصوم سی کتاب تو کجا شرح جامی کی اردو شرح دیکھنا بھی طالب علم کے لیے سم قاتل سمجھی جاتی تھی، آج کے طالبان علم کو اپنے اساتذہ کا ممنون احسان ہونا چاہیے کہ وہ علوم وفنون کو اتنا عام فہم اور آسان بنا کر پیش کر رہے ہیں۔

حضرت مولانا کریم بخش صاحب مدظلہم کے بقول علم النحو کی اہمیت کے پیش نظر علماء امت کی ہمیشہ سے کوشش رہی ہے کہ اسے سہل سے سہل اور جامع انداز میں پیش کیا جائے۔ تاکہ اس سے استفادہ مزید آسان ہو۔

مولانا شمشاد احمد صاحب مدظلہم نے تصحیح عبارت، اعراب، آسان ترجمے اور مختصر و عام فہم تشریح پر بھرپور توجہ فرمائی ہے۔ چناں چہ یہ کتاب نہ صرف طلبہ کے لیے بلکہ نئے مدرسین کے لیے بے بہا تحفہ ہے۔

''لبیک اللھم''

تالیف: آمنہ عبدالشکور۔ صفحات: 124۔ طباعت عمدہ، فور کلر پرنٹنگ۔ قیمت: 500 روپے۔ ملنے کا پتا: محمد ہیلتھ کیئر سینٹر جی ٹی روڈ سنانواں، تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

محترمہ آمنہ عبدالشکور جناب ڈاکٹر عبدالشکور عظیم کی صاحبزادی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی متعدد کتابوں پر ان صفحات میں تبصرے قبل ازیں شایع ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا گھرانہ علم اور علماء سے محبت رکھنے والا گھرانہ ہے۔ زیر نظر کتاب ڈاکٹر صاحب کی صاحبزادی کا طبع زاد سفرنامہ ہے۔ سفر حرمین کے دوران وارد ہونے والے کیفیات واحوال اور مشاہدات کو ایک چھوٹی بچی نے اپنے انداز میں لفظوں کی زبان دی ہے۔ انداز واسلوب سادہ اور دل نشین ہے۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ بچی نے اپنی اولین ادبی کاوش کے لیے مقامات مقدسہ کا انتخاب کیا جو یقیناً نیک فالی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ پاک بچی کے نیک جذبوں کو ہمیشہ سلامت رکھے اور اس کی عمر، علم اور عمل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

پر بہتر انداز میں آگے بڑھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ بعدازاں مجھے اظہار خیال کا موقع دیا گیا تو میں نے اللہ رب العزت کی توفیق سے اکابر کی مشاورت کی روشنی میں چودہ نکات پر مشتمل تفصیلی گزارشات پیش کیں۔

ان چودہ نکات کا مختصر حاصل پیش خدمت ہے۔

1. دینی مدارس کے پانچوں مکاتب فکر کے نمائندہ وفاق چونکہ آزاد کشمیر، گلگت بلتستان سمیت ملک بھر کے دینی مدارس کے نصاب ونظام اور امتحانات کو دیکھتے ہیں اس لیے یہ وفاقی ادارے ہیں اور ان کے جملہ معاملات کو حکومت کی طرف سے بھی وفاقی سطح پر ڈیل کیا جانا چاہیے صوبوں یا مقامی یونٹوں کے حوالے نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ہر صوبے کی حکومت کی ترجیحات اور طریقہ کار مختلف ہونے کی وجہ سے کافی پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہے۔

2.. دینی مدارس چونکہ تعلیمی ادارے ہیں اس لیے ان کے جملہ امور وزارت تعلیم سے متعلق ہونے چاہیں۔ بدقسمتی سے اس سے قبل بھی دینی مدارس کے معاملات کو کبھی وزارت داخلہ، کبھی وزارت مذہبی امور، کبھی نیکٹا، کبھی کرائسس مینجمنٹ سل اور کبھی کسی کے سپرد کیا جاتا رہا اور یوں دینی مدارس کے معاملات مختلف وزارتوں اور محکموں کے درمیان بازیچہ اطفال بنے رہے۔

3.. دینی مدارس کی رجسٹریشن کے بارے میں ہمیشہ پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ اہل مدارس رجسٹریشن نہیں کروانا چاہتے یہ بالکل غلط ہے۔ ہم رجسٹریشن کروانا چاہتے ہیں لیکن حکومت اور بیوروکریسی ہمیشہ رجسٹریشن کی راہ میں روڑے اٹکاتی رہی اور اس وقت بھی صورتحال یہ ہے کہ kpk میں محکمہ تعلیم دینی مدارس کی رجسٹریشن کرتا ہے، پنجاب میں رجسٹریشن کے معاملات چیریٹی کمیشن کے سپرد کیے گئے ہیں، سندھ اور بلوچستان میں 1860ء کے سوسائٹی ایکٹ کے تحت رجسٹریشن ہوتی ہے یوں ملک بھر میں رجسٹریشن کے معاملے میں نہ سنجیدگی پائی جاتی ہے نہ یکسانیت اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک بھر میں ایک نظام اور ایک طریقہ کار کے مطابق رجسٹریشن کروائی جائے۔ رجسٹریشن کرنے والا ادارہ ایک ہو، نظام اور ضابطہ ایک ہو اور جس طرح ملک کے دیگر تعلیمی اداروں کو رجسٹرڈ کیا جاتا ہے ویسے ہی مدارس کی بھی رجسٹریشن ہو اس میں کوئی امتیازی شرائط یا پیچیدگیاں نہ ہوں۔

4.. مدارس کے کوائف اور ڈیٹا کے حصول کا معاملہ بھی بہت ہی عجیب ہے۔ کوائف طلبی کے نام پر مدارس کو آئے روز پریشان کیا جاتا ہے۔ مختلف ادارے، مختلف اہلکار، رنگ برنگے فارم، عجیب وغریب سوالات، سال بھر مدارس کی انتظامیہ کوائف نامے ہی بھرتی رہتی ہے اس دوران کوئی پتہ نہیں کون کوائف جمع کر رہا ہے؟ کہیں ملک دشمن ادارے تو اس قسم کے سروے میں شامل نہیں؟ کوئی گارنٹی نہیں، کوئی تسلی نہیں۔ اس لیے ہماری درخواست ہے کہ سال میں ایک مرتبہ کوائف جمع کیے جائیں اور ایک ادارہ، کسی ایک ڈیٹا فارم کی بنیاد پر کوائف جمع کرے اور باقی جن اداروں کو دینی مدارس کے کوائف مطلوب ہوں وہ اس ادارے سے کوائف لے لیا کریں۔

5.. پاکستان کا یہ اعزاز ہے کہ دنیا کے معیاری دینی مدارس پاکستان میں ہیں اور دنیا بھر کے مختلف ممالک کے بچے ان مدارس سے تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بچے پاکستان کی نیک نامی کا باعث بنتے ہیں جب یہ تعلیم مکمل کر کے اپنے اپنے ممالک میں جاتے ہیں تو پاکستان کے مفت کے سفیر ہوتے ہیں لیکن ہمارے ہاں بدقسمتی سے ان بچوں کے لیے پاکستان کے دروازے بند کر دیے گئے ہیں اور اگر چند ایک کو تعلیمی ویزے جاری بھی کیے جاتے ہیں تو اس ویزے کے لیے انہیں بہت مشکلات سے گزرنا پڑتا ہے اس لیے غیر ملکی طلبہ کے ویزوں پر سے نہ صرف یہ کہ پابندی ختم کی جائے بلکہ ان کو ویزوں کی فراہمی میں آسانیاں مہیا کی جائیں۔

6.. دینی مدارس عوام الناس کے تعاون اور چندوں سے چلتے ہیں، قربانی کی کھالیں جمع کرنے کی ہمیشہ سے روایت رہی ہے لیکن اب کی بار نہ صرف یہ کہ قربانی کی کھالیں جمع کرنے پر پابندی تھی، این او سی لینے کی لازمی شرط تھی بلکہ مختلف علاقوں میں قربانی کی کھالیں جمع کرنے کی پاداش میں گرفتاریاں کی گئیں، دہشت گردی کے مقدمات بنائے گئے، سزائیں دی گئیں، بھاری جرمانے ہوئے، اسلامی جمہوریہ پاکستان میں یہ سب کچھ کیوں؟ اس کا وزیراعظم کو فوری نوٹس لے کر اس مسئلے کو فی الفور حل کرنا چاہیے۔

7.. میں نے وزیراعظم کی توجہ اس معاملے کی طرف مبذول کروائی کہ ملک بھر میں بہت سے نامی گرامی علماء کرام اور مذہبی کارکنوں کے نام فورتھ شیڈول میں ڈالے گئے ہیں، انہیں بنیادی شہری حقوق سے محروم رکھا جاتا ہے، ایسے افراد کے ساتھ ہر طرح کا ظلم وستم روا رکھا جاتا ہے حالانکہ ان میں ایک بڑی تعداد ان علماء کرام اور مدارس کے منتظمین کی ہے جو دینی فلاحی اور تعلیمی خدمات میں مصروف عمل ہیں اور کسی قسم کی منفی سرگرمی میں کبھی ملوث نہیں رہے ان علماء کرام کے نام فی الفور فورتھ شیڈول سے نکالے جائیں۔